Pathway to Ilm

ماہانہ نیوز لیٹر

شمارہ نمبر 27 | ربیع الأول 1448 / ستمبر 2026

رسول اللہ ﷺ کے حقوق - حصہ اوّل

زمین پر آج تک تشریف لانے والی سب سے عظیم اور سب سے معزز ہستی ہمارے محبوب نبی حضرت محمد ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ نہ صرف اس امت کے رہبر ہیں بلکہ تمام انبیاء و رسل علیہم السلام کے بھی امام وپیشوا ہیں۔

جس طرح اسلام نے اللہ تعالیٰ، والدین، میاں بیوی، پڑوسیوں اور دوسرے لوگوں کے حقوق مقرر کیے ہیں، اسی طرح ہر مومن پر رسول اللہ ﷺ کے بھی حقوق عائد کیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بعد آپ ﷺ چونکہ تمام مخلوق میں سب سے عظیم ہستی ہیں، اس لیے ہم پر آپ ﷺ کے حقوق بھی ان عظیم ترین حقوق میں شامل ہیں جنہیں ادا کرنا ہمارے لیے ضروری ہے۔ آنے والی تحریروں میں ہم ان میں سے بعض حقوق کا ذکر کریں گے۔ ان حقوق میں سب سے پہلا اور بنیادی حق یہ ہے کہ ہم آپ ﷺ پر مکمل یقین اور پختہ ایمان رکھیں۔

پہلا حق: آپ ﷺ پر ایمان لانا

ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ پختہ یقین رکھے کہ حضرت محمد ﷺ آخری نبی، آخری رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا

’’محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، بلکہ وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں، اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔‘‘(سورۃ الاحزاب، 33:40)

نبی کریم ﷺ نے اس بنیادی عقیدے پر بارہا زور دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’پہلے گزرنے والے دوسرے انبیاء کے مقابلے میں میری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے ایک نہایت خوب صورت اور عمدہ گھر بنایا، لیکن ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ لوگ اس گھر کے گرد گھومتے، اس کی خوب صورتی پر حیران ہوتے، لیکن کہتے: کاش! یہ ایک اینٹ بھی اپنی جگہ رکھ دی جاتی۔ پس میں وہی اینٹ ہوں اور میں آخری نبی ہوں۔‘‘ (صحیح البخاری، 3535)

ان شاء اللہ، اگلی تحریر میں ہم اسی پہلے حق پر گفتگو جاری رکھیں گے اور یہ وضاحت کریں گے کہ ہر مسلمان کے لیے ختمِ نبوت کا کیا مفہوم ہے اور نبی کریم ﷺ کی لائی ہوئی ہدایت قیامت تک کیوں قابلِ عمل اور متعلق رہنے والی ہے۔

ماخوذ از: مولانا احمد معین صدیقی، الایمان کالج نیوز لیٹر، شمارہ 28، صفحات 6-7

ہمارے پیارے نبی ﷺ کی 100 سنتیں

26
جو کھانا پیش کیا جائے، اس میں عیب نہ نکالیں۔

27
اپنی پلیٹ میں موجود کھانا ختم کریں اور کھانا چھوڑنے سے گریز کریں۔

28
کھانا کھانے کے بعد اپنی انگلیاں چاٹیں۔

29
کھانا کھانے کے بعد مسنون دعا پڑھیں۔

30
کھانے کی جگہ سے اٹھنے سے پہلے کھانا یا دستر خوان سمیٹ دیں۔

کفار کی طرف سے رسول اللہ ﷺ پر مظالم — حصہ اوّل

جب اسلام کی دعوت علانیہ پھیلنے لگی اور بتوں کی پرستش کو چیلنج کیا جانے لگا تو قریش کے لیے توحید کی دعوت کو مزید برداشت کرنا ممکن نہ رہا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے خلاف دن بہ دن زیادہ دشمنی پر اتر آئے اور انہوں نے عزم کر لیا کہ آپ ﷺ کو لوگوں کو صرف ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دینے سے روک کر رہیں گے۔ لیکن ان کی مسلسل مخالفت کے باوجود رسول اللہ ﷺ صبر و استقامت کے ساتھ لوگوں کو ایک اللہ کی عبادت کی طرف بلاتے رہے۔ حضرت منیب الغامدیؓ روایت کرتے ہیں:

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو لوگوں کو اسلام کی دعوت دیتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے: 'اے لوگو! لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کہو، کامیاب ہو جاؤ گے۔' اس دوران لوگ آپ ﷺ کو برا بھلا کہہ رہے تھے، آپ ﷺ پر تھوک رہے تھے اور آپ ﷺ پر مٹی پھینک رہے تھے۔ پھر ایک کم سن لڑکی پانی لے کر آئی، اس نے آپ ﷺ کے مبارک چہرے اور ہاتھوں کو دھویا اور آپ ﷺ کو تسلی دی۔ مجھے بتایا گیا کہ وہ آپ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینبؓ تھیں۔''

ایک اور موقع پر بنو کنانہ کے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کو ذوالمجاز کے بازار میں لوگوں کو اسلام کی دعوت دیتے ہوئے دیکھا۔ جب آپ ﷺ لوگوں کو نجات کی طرف بلا رہے تھے تو ابو جہل آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا، آپ ﷺ پر مٹی پھینک رہا تھا اور لوگوں کو خبردار کر رہا تھا کہ وہ آپ ﷺ کی بات نہ سنیں۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان گالیوں، طعنوں اور اذیتوں کی کوئی پروا نہ کی اور اطمینان کے ساتھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دعوت دیتے رہے۔

یہ ظلم و ستم صرف زبانی اذیت تک محدود نہیں تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ خانۂ کعبہ کے قریب نماز ادا فرما رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط نے آپ ﷺ کی مبارک گردن کے گرد ایک کپڑا لپیٹ دیا اور اسے اتنی زور سے کھینچا کہ آپ ﷺ کا گلا گھٹنے کے قریب پہنچ گیا۔ اسی موقع پر حضرت ابوبکرؓ فوراً آگے بڑھے، اسے آپ ﷺ سے دور کیا اور اللہ تعالیٰ کے یہ الفاظ تلاوت فرمائے:

أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ

''کیا تم ایک ایسے شخص کو صرف اس لیے قتل کرو گے کہ وہ کہتا ہے: 'میرا رب اللہ ہے'، حالانکہ وہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے واضح دلائل لے کر آیا ہے؟'' (سورۃ غافر، 40:28)

یہ آیت دراصل فرعون کے خاندان کے اس مومن شخص کے بارے میں ہے جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دفاع کیا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے رسول اللہ ﷺ کے دفاع میں یہ آیت تلاوت کی اور ان لوگوں کا بہادری سے مقابلہ کیا جو اللہ کے رسول ﷺ کو نقصان پہنچانا چاہتے تھے۔

یہ واقعات ان بے شمار تکالیف کی صرف ایک جھلک ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے اپنی دعوت کے ابتدائی برسوں میں برداشت فرمائیں۔ تمسخر، جسمانی اذیت اور آپ ﷺ کی آواز کو دبانے کی بار بار کوششوں کے باوجود آپ ﷺ صبر و استقامت کے ساتھ اپنے موقف پر قائم رہے۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسا رکھا اور کسی سمجھوتے کے بغیر اس کا پیغام پہنچانے کا سلسلہ جاری رکھا۔

ماخذ: محمد ادریس کاندھلوی، سیرۃ المصطفیٰ (ص: 73)

کیا آپ جانتے ہیں؟

کیا آپ جانتے ہیں کہ اسلام نے مہمانوں کی میزبانی اور ان کی خاطر مدارات کے لیے نہایت خوب صورت آداب سکھائے ہیں؟ میزبان کو چاہیے کہ اپنے مہمان کا گرم جوشی سے استقبال کرے، اس کے حقوق ادا کرے، عزت و احترام کے ساتھ اس کی خدمت کرے، فراخ دلی سے اس کی میزبانی کرے اور اس کے ساتھ حسنِ سلوک اور احترام سے پیش آئے، مگر اس طرح کہ مہمان کسی قسم کی زحمت یا بے اطمینانی محسوس نہ کرے۔

علمائے کرام نے میزبانی کے خوب صورت آداب میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ جب مہمان رخصت ہو تو میزبان اسے دروازے تک چھوڑنے کے لیے ساتھ جائے۔ مہمان نوازی کے یہ سادہ مگر خوب صورت طریقے اسلام کے پسندیدہ اعلیٰ اخلاق کی عکاسی کرتے ہیں اور مسلمانوں کے درمیان محبت، الفت اور بھائی چارے کے رشتوں کو مضبوط بناتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’جو شخص اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔‘‘ (صحیح البخاری، 6138)

ہمارے پہلے شائع شدہ مضامین اور نیوز لیٹر کے لئے ہماری ویب سائٹ پر تشریف لائیں اور مندرجہ ذیل لنک کو دبائیں:
www.pathwaytoilm.info